REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو پھر عارضہ قلب کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے چلنا پھرنا بند کر دیا ہوا ہے نیز سر میں بھی شدید درد ہے جس کے باعث رات بھر نیند نہیں آ سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اجتماع ہر سال کام کے ایک نئے مرحلہ کا آغاز کرنے کے لئے منعقد ہوتا ہے

خدام کو چاہیئے کہ ایک نئی روح اور نئے جذبہ کے ساتھ سال بھر مصروف عمل رہ کر اجتماع اور اس کی برکات کے سلسلہ کو طویل سے طویل تر کرتے چلے جائیں

بیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر محترم سید داؤد احمد صاحب کا خدام سے اختتامی خطاب

ربوہ — مورخہ ۲۲ اکتوبر کی سہ پہر کو خدام الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اجتماع تین روز تک جاری رہنے کے بعد ختم ہونے کے لئے منعقد نہیں ہوتا بلکہ اس کا انعقاد ہر سال کام کے ایک نئے مرحلہ کا آغاز کرنے کے لئے عمل میں آتا ہے۔ آپ نے خدام کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا بلکہ ایک نئی روح اور نئے جذبہ کے ساتھ سال بھر مصروف عمل رہ کر اجتماع اور اس کی برکات کے سلسلہ کو طویل سے طویل تر کرتے چلے جائیں۔

ایک خوشکن بات

خطاب کا آغاز کرتے ہوئے صدر مجلس مرکزیہ محترم سید داؤد احمد صاحب نے فرمایا۔ امسال مجھے بعض باتوں کی خوشی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ امسال بیرونی خدام گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال ۳۷۳ خدام شریک ہوئے تھے۔ جبکہ امسال ۴۲۱ خدام نے شرکت کی ہے خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ اضافہ بیرونی مجالس کی طرف سے ہوا ہے۔ بعض بیرونی مجالس نے امسال زیادہ تعداد میں خدام بھیجے ہیں۔ بالخصوص ان مجالس نے جو مرکز سے بہت دور واقع ہیں اس طرف زیادہ توجہ کی ہے۔ چنانچہ کراچی سے ۳۸ خدام اور ۱۴ اطفال آئے ہیں اور پشاور کی مجلس میں سے پندرہ خدام نے شرکت کی ہے۔ اگر دور کی مجالس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں تو وہ اور زیادہ تعداد میں خدام کو بھیجکر اجتماع کی برکات سے خاطرخواہ فائدہ اٹھا سکتی ہیں یہ امر ان کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا افسوس اس بات کا ہے کہ اس مرتبہ کھانے کا انتظام خاطرخواہ نہ تھا جس کی وجہ سے بیرونجات سے آنے والے خدام کو کچھ تکلیف ہوئی ہوگی۔ مرکزی کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس نقص کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ دیگر انتظامات کے ساتھ ساتھ کھانے کا انتظام بھی بہتر ہو۔

اجتماع کی غرض

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ یہ اجتماع اس لئے منعقد ہوتا ہے کہ ہم اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز یہ کہ ہم باہم ملکر اپنے گذشتہ کام کا جائزہ لیں اپنے وسائل پر ایک دفعہ پھر نگاہ ڈالیں اور آئندہ کے لئے سکیمیں تیار کریں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اجتماع منعقد کر لینے سے ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے ساتھ ہی کام کے ایک نئے مرحلہ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اجتماع میں ایک راہ عمل متعین کی جاتی ہے۔ اور اس پر عمل واپس جا کر ہی کرنا ہوتا ہے۔ پس آپ لوگ یہ مت خیال کریں کہ الحمد للہ اجتماع کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ بلکہ یہ سوچیں کہ اس کے ساتھ ہی عمل کا ایک نیا میدان ہمارے سامنے کھل گیا ہے ہمیں اب ایک نئی روح اور نئے جذبہ کے ساتھ سال بھر مصروف عمل رہ کر اس اجتماع کو ختم نہیں ہونے دینا۔ بلکہ اس کی برکات کے سلسلہ کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ یہاں تک کہ نیا اجتماع منعقد ہو کر ہم میں پہلے سے بھی بڑھ کر ایک نئی روح اور نیا جذبہ پھونک دے:

عمل کا ایک نیا میدان

آپ نے مزید فرمایا اجتماع میں مرکزی مہتممین نے آپ کو بعض ہدایات دی ہیں۔ اسی طرح آپ نے قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس سنے ہیں۔ جن میں آپ کو بتایا گیا ہے کہ اسلام کا ایک سچا خادم ہونے کی حیثیت میں آپ کا عمل و کردار کیسا ہونا چاہیئے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ ان باتوں کو یہاں ہی نہ چھوڑ جائیں بلکہ انہیں ہر آن اپنے دل و دماغ میں مستحضر رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ ایک ظاہر بین تو یہی کہے گا کہ اجتماع ختم ہو گیا۔ لیکن فی الحقیقت یہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے عمل کا ایک نیا میدان ہمارے لئے کھول دیا ہے۔ خدمت اسلام اور خدمت خلق کی جو سکیمیں آپ نے بنائی ہیں۔ اب انہیں جاری کرنا اور عملی جامہ پہنانا آپ کا کام ہے

فتح و شکست کا مرحلہ

خدمت اسلام اور خدمت نوع انسان کے ضمن میں خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دنیا ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ چکی ہے کہ جس میں اسلام کا درد رکھنے والے آنکھیں بند کر کے نہیں بیٹھ سکتے۔ ان حالات میں مخالفین اسلام یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اب دنیا مرحلہ آن پہنچا ہے کہ احمدیت جو اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے یا تو فتح یاب ہو جائے گی یا شکست کھا کر پیچھے ہٹ جائے گی۔ لیکن یہ خدائی تقدیر ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتی کہ احمدیت دنیا میں فتح یاب ہو کر رہے گی۔ وہ کبھی شکست کا منہ نہ دیکھے گی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ چند لوگ اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے شکست کھا جائیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ احمدیت کو شکست ہو جائے۔ احمدیت غالب آئے گی اور ضرور غالب آئے گی۔ ہاں چند لوگ شکست کھا جائیں تو دوسری بات ہے لیکن وہ لوگ وہی ہوں گے جن کی آنکھیں بند ہیں اور جو اپنے فرائض سے غافل ہیں۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ خدمت اسلام کے ضمن میں ہم پر جو فرائض عاید ہوتے ہیں ان کو پہچانیں اور ان کی بجا آوری میں ہرگز کوتاہی نہ کریں اور اپنے آپ کو اسلام اور نوع انسان کا سچا خادم بنانے کی کوشش کریں۔

خدام کا ایک اور اہم فرض

خدام کو ان کا ایک اور اہم فرض یاد دلاتے ہوئے محترم صدر صاحب نے فرمایا سیدنا حضرت

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

جب بھی مشکلات پیش آئیں صبر سے کام لو اور دعاؤں میں لگ جاؤ

اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری مشکلات کو دور کر دیگا اور تمہیں کامیاب و بامراد کر دیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۷ء بمقام مری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون۔ ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون۔

(نحل ع ۱۶)

اس کے بعد فرمایا:

قرآن کریم کی یہ آیت

اپنے اندر ایک وسیع مضمون لئے ہوئے ہے۔ جسے ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا مذہبی جماعتوں کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے واصبر اے مخاطب تو صبر سے کام لے۔ اور مخالفوں سے گھبرا نہیں وما صبرك الا بالله بے شک صبر سے کام لینا بظاہر مشکل ہوتا ہے۔ لیکن انسان اگر خدا سے کام لے۔ تو اسے صبر کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ بعض دفعہ غلطی سے انسان یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ میرا نفس میرے قابو میں ہے۔ مگر فرماتا ہے تمہارا اپنے نفس پر اعتبار کرنا غلط ہے۔ تمہیں یہ توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آ سکتی ہے۔ ولا تحزن علیھم پھر فرماتا ہے اگر تم صبر سے کام لو گے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو گے۔ تو خدا تعالیٰ خود تمہارے مخالفوں کو ناکام کر دے گا۔ پس یہ خیال نہ کرو کہ تمہارے صبر کی وجہ سے مخالف دلیر ہو جائے گا۔ اور وہ تم پر چڑھ آئے گا۔ بلکہ تمہارا صبر تمہارے مخالفوں کی تدابیر کے لئے تباہی کا باعث بنے گا۔ پس ان کے متعلق غم مت کر خدائی فیصلہ یہی ہے۔ کہ جو مومنوں کو بلاوجہ تکلیف دیتا ہے وہ تباہ کر دیا جاتا ہے۔

تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوا

آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ، موسےٰؑ، عیسےٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ان کے مخالف ہمیشہ تباہ ہوتے چلے آئے ہیں۔ امت محمدیہ کے اولیاء اور مجددین سے بھی یہی سلوک ہوتا رہا۔ حضرت سید احمد صاحب سرہندی کو جہانگیر نے گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ مگر پھر وہی جہانگیر قلعہ میں آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ سے معافی مانگی۔ اور انہیں رہا کیا۔ غرض صبر کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ظاہر ہوتی ہے مگر صبر کرنا آسان بات نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

ایک پروفیسر عبداللہ ہوا کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا بھلا کہتا وہ اس سے لڑ پڑتے۔ ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب نے ان کی شکایت کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ انہیں سمجھایا جائے آپ نے پروفیسر عبداللہ صاحب کو بلایا۔ اور فرمایا کہ دیکھیں صبر سے کام لیں۔ اور اگر مجھے کوئی برا بھلا بھی کہے تو اشتعال میں نہ آیا کریں۔ اس پر وہ بڑے جوش سے کہنے لگے کہ میں ایسی بات نہیں مان سکتا۔ آپ کے پیر یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی گالی دے تو آپ اس سے

مباہلہ کرنے کے لئے تیار

ہو جاتے ہیں اور میرے پیر یعنی آپ کو کوئی گالی دے تو آپ کہتے ہیں صبر سے کام لو۔ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنکر خاموش ہو گئے۔ ان کے اندر اس قدر جوش پایا جاتا تھا۔ کہ جب کرم دین کے مقدمہ کا فیصلہ ہونے لگا جس میں مجسٹریٹ نے آپ کو سزا دینے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔ تو وہ ایک بڑا سا پتھر اٹھائے پھرتے تھے۔ کہ اگر مجسٹریٹ نے سزا دی تو وہ اسے پتھر مار کر مار ڈالیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے ان کے دونوں ہاتھ پکڑنے کا حکم دے دیا تا کہ وہ جوش میں آکر حملہ نہ کر بیٹھیں۔ غرض

صبر کی توفیق

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور جب کوئی صبر سے کام لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی امداد اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ ولا تحزن علیھم میں یہی پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ مخالفین کے متعلق غم نہ کر۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے کہ ان کو تباہ کر دے چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے کتنی شرارتیں کیں۔ مگر آخر وہ خائب و خاسر ہو کر رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی فتح یاب ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صفا پہاڑی پر بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے کہ ابوجہل آنکلا۔ اور اس نے بغیر کوئی بات کہے آپؐ کے منہ پر زور سے تھپڑ مار دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں کا کیا بگاڑا ہے

میں تو صرف یہی کہتا ہوں

کہ خدا ایک ہے۔ حضرت حمزہؓ کی ایک لونڈی گھر کے دروازہ میں کھڑی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں کڑھتی اور پیچ و تاب کھاتی رہی۔ شام کو حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آئے اور گھر میں داخل ہوئے تو لونڈی غصہ سے کہنے لگی۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ آج تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا۔ وہ پتھر پر چپ کر کے بیٹھا تھا کہ ابوجہل نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ حمزہ اسی وقت خانہ کعبہ میں پہونچے۔ جہاں تمام رؤسائے مکہ بیٹھے تھے۔ اور ابوجہل بھی ان میں موجود تھا۔ انہوں نے جاتے ہی زور سے ابوجہل کے منہ پر کمان ماری۔ اور کہا تو نے آج میرے بھتیجے کو تھپڑ مارا ہے۔ اگر تجھ میں طاقت ہے تو میرا مقابلہ کر۔ ابوجہل پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ کہنے لگا یہ بے شک میرا ہی قصور تھا۔ کہ میں نے اسے بلاوجہ مارا اس کے بعد حمزہ سیدھے اس مکان پر گئے جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اسلام قبول کر لیا۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو صبر سے کام لیا تھا۔ مگر خدا نے آپؐ کی طرف سے اسی وقت بدلہ لے لیا۔ اسی طرح بدر میں کفار مکہ کا جو حال ہوا۔ وہ ظاہر ہے۔ ابوجہل نے دعا کی تھی کہ الٰہی اگر محمد رسول اللہ سچا ہے تو ہم پر پتھر برسیں پھر ایسا ہی ہوا ابوجہل مارا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں پر ایسا رعب طاری ہوا۔ کہ وہ شکست کھا کر بھاگ نکلے۔

اسی طرح ایک دفعہ

زمانہ نبوت میں

ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور اس نے کہا ابوجہل نے میرا کچھ قرض دینا ہے مگر وہ دیتا نہیں۔ آپؐ حلف الفضول میں شامل تھے۔ آپ مجھے قرض دلا دیں۔ آپؐ اسی وقت اس کے ساتھ چل پڑے اور ابوجہل سے جا کر بات کی۔

ابوجہل فوراً اندر گیا اور اس نے روپیہ لاکر دیدیا۔ بعد میں جب کفار مکہ نے اسے طعنہ دیا تو اس نے کہا کہ جب محمد رسول اللہؐ میرے پاس آئے تھے تو خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ دو مست اونٹ اسکے دائیں بائیں کھڑے ہیں اور اگر میں نے ذرا بھی انکار کیا تو وہ مجھے کھا جائیں گے جس پر میں ڈر گیا۔ اور میں نے روپیہ لاکر دیدیا

یہ خدائی نشان تھا

جیسکے نتیجہ میں محمد رسول اللہؐ کی اس نے مدد کی اور دشمن کے دل میں اس نے رعب پیدا کر دیا اسی طرح طائف سے واپسی پر چونکہ ملکی قانون کے مطابق آپ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے آپ نے اپنے ایک شدید مخالف کو پیغام بھیجا کہ میں مکہ میں آنا چاہتا ہوں کیا تم اپنی پناہ میں مجھے داخل کر سکتے ہو اس نے فوراً اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ ننگی تلواریں لو اور ان کے سایہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پہنچاؤ چنانچہ وہ ننگی تلواریں لئے آپ کے آگے آگے آئے اور یہ کہتے آتے تھے کہ اگر کسی نے ذرا بھی سر اٹھایا تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا اس طرح خدا نے ایک شدید ترین دشمن سے آپکی حفاظت کروائی اور آپ سلامتی سے اپنے گھر پہنچ گئے غرض ہر موقعہ پر خدائی تائید اور نصرت کے نظارے ہمیں آپکی زندگی میں نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک مقام پر فرماتا ہے کہ مارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی اے محمد رسول اللہؐ بدر کے موقعہ پر جو تو نے کنکروں کی مٹھی پھینکی تھی وہ بظاہر تو نے پھینکی تھی لیکن اسکے پیچھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تھا کہ ایک ہزار کا لشکر اندھا ہو گیا اور اسنے بھاگ کر مکہ میں جا کر سانس لیا۔ اسی طرح غزوہ خندق کے موقعہ پر جبکہ کئی ہزار کا لشکر مدینہ کے اردگرد ڈیرہ ڈالے پڑا تھا اللہ تعالیٰ نے رات کو ایسی تیز ہوا چلائی کہ دشمن کی آگیں بجھ گئیں عرب لوگ آگ بجھنا منحوس خیال کیا کرتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ تمام جرنیل بھاگ گئے خود ابوسفیان اسقدر گھبرایا کہ اسے اونٹ کا گھٹنا کھولنا بھی یاد نہ رہا وہ اسی حالت میں اس پر سوار ہو گیا اور اسے لاتیں مارنے لگ گیا آخر کسی نے کہا کہ ہوش سے کام لو اونٹ کا تو گھٹنا بندھا ہوا ہے غرض اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ وہ ایک دمہ کا شکار ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی ہزاروں مشکلات آئیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان مشکلات میں آپکی تائید کی ایک دفعہ آپ بازار کی بیچ سے گذر رہے تھے کہ ایک شخص نے زور سے آپکو دو ہتڑ مارا جس سے آپ گر گئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو اسوقت جوش آیا اور انہوں نے اسے مارنا چاہا مگر حضرت مسیح موعودؑ نے منع فرما دیا بعد میں اسی شخص کا بھائی احمدی ہو گیا۔ وہ ہمیشہ اس واقعہ پر رویا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کرتا تھا کہ میرے بھائی کو معاف کر دیں اسنے آپکی بڑی ہتک کی ہے۔ غرض صبر اپنے اندر بڑے شیریں نتائج رکھتا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ انہیں جب بھی مشکلات پیش آئیں صبر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں یقیناً اللہ تعالیٰ انکی مشکلات کو دور کریگا اور انہیں کامیاب و بامراد کرے گا۔

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم کے تمام احکام دائمی ہیں اور اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں رکھتے ہیں

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ ورثہ کے متعلق قرآنی احکام کی پوری طرح پابندی کرے

فرمودہ ۹ رجون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط ۲)

اسی طرح دو بھائیوں میں سے ایک کا قد چھ فٹ ہے۔ اور دوسرے کا تین فٹ۔ تو اگر چھوٹے قد والا باپ سے شکایت کرے کہ اسکی قمیص کے لئے تو آپنے چار گز کپڑا خریدا ہے اور میری قمیص کے لئے اڑھائی گز اور کہے کہ یہ آپ امتیازی سلوک کر رہے ہیں تو ایسا کہنے والے کو بھی ہر کوئی پاگل کہے گا۔ لوگ کہیں گے تمہاری ضرورت ہی اتنی ہے اور اسکی اتنی۔ امتیاز تو اس چیز کو کہتے ہیں جب کہ یہ صاف طور پر نظر آتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ کوئی خاص سلوک ہو رہا ہے اور

یہ بات بالبداہت نظر آ رہی ہے

کہ ایک بیٹے سے یہ سلوک کرنے سے دوسرے بیٹے محروم رہ جائیں گے۔ پس یہ تو جائز ہے کہ کوئی باپ اپنے دو بیٹوں کے ساتھ جن کی عمروں اور ضروریات میں فرق ہو وقتی ضروریات کے ماتحت ان سے سلوک کرے لیکن اگر کسی شخص کے دو بیٹے ہوں جو دونوں ہی بیوی بچوں والے ہوں اور ان دونوں کی ضروریات ایک جیسی ہوں تو ان کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا جائز نہ ہوگا۔ پس ان دونوں میں سے ایک چیز تو جائز ہے اور دوسری ناجائز۔ کیونکہ ایک میں امتیاز نہیں پایا جاتا بلکہ وقتی ضرورت کی وجہ سے فرق کیا گیا ہے اور دوسری میں امتیاز پایا جاتا ہے۔

جو امتیاز مصلحت وقت کے ماتحت ہو

وہ جائز ہے اور اسکے سوا ناجائز۔ مصلحت وقت سے مراد یہ ہے کہ اس سے کوئی خاص فرق نہ پڑتا ہو مثلاً ایک بچہ جو دوسری جماعت میں تعلیم پاتا ہو اسکے لئے چار آنے یا آٹھ آنے ماہوار مقرر کرنے جائز ہیں۔ اور اسکے بڑے بھائی کے لئے جو بیوی بچوں والا ہو بیس روپے ماہوار مقرر کرنے جائز ہیں۔ پس ایسا ہبہ کرنا جس میں امتیاز پایا جاتا ہو اسلامی روح کے خلاف ہے اس لئے ہماری جماعت کے دوستوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ قاضیوں کو بھی

اس مسئلہ کے متعلق

اچھی طرح علم ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسا معاملہ ان کے سامنے پیش ہو جس میں نظر آئے کہ اس میں امتیاز پیدا ہو رہا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس امتیازی سلوک کی تردید کرتے ہوئے

حقدار کو حق دلائیں

اور اگر اس معاملہ میں امتیازی سلوک نہ ہو بلکہ مصلحت وقت کے ماتحت کسی نے ایسا کیا ہو تو اسے قبول کر لینا چاہیئے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنے بڑے بچوں کو پڑھا لیا ہے اور اب میرے چھوٹے بچے رہ گئے ہیں جن کو تعلیم دلانا مقصود ہے اور میں بوڑھا ہو چکا ہوں اس لئے چھوٹے بچوں کے لئے میں اس قدر روپیہ ریزرو کر دینا چاہتا ہوں تو یہ جائز ہوگا اس میں یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے دوسرے بیٹوں کو محروم کرنا چاہتا ہے ہاں

قاضی کا یہ فرض ہوگا

کہ وہ اسکے متعلق پوری طرح جانچ پڑتال کرے کہ ایسا کہنے والا ٹھیک کہتا ہے یا نہیں اگر وہ ٹھیک کہتا ہے تو اس کی بات مان لی جائے ورنہ رد کر دی جائے مگر ایسے معاملات میں قاضی کو عقل اور تفقہ سے کام لینے پڑینگے۔ پوری چھان بین کے بعد فیصلہ دینا چاہیئے۔ تاکہ کوئی شخص اپنے جائز حق سے محروم نہ رہ جائے پس باپ کے لئے دو باتیں ضروری ہیں جہاں اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے بیٹوں میں سے کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کرے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ ان کے حالات کے مطابق سلوک کرے اسی طرح قاضی کا بھی فرض ہے کہ وہ

ان معاملات پر اچھی طرح غور کرے

اور دیکھے کہ یہ سلوک کس قسم کا ہے اگر وہ سلوک ایسا ہے کہ امتیازی رنگ رکھتا ہے اور دوسرے بیٹے محروم الارث ہو رہے ہیں تو اس کو رد کر دے اور اگر وہ سلوک مصلحت وقت اور تربیت حالیہ کے ماتحت ہو تو اسے قبول کر لیا جائے مثلاً ایک بیٹا جو بیوی بچوں والا ہو اسے بہرحال اس بیٹے سے زیادہ ملنا چاہیئے جو دوسری جماعت میں تعلیم پاتا ہو اور اس کا نام امتیاز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کا اثر محبت پر پڑتا ہے ہاں اگر کوئی بچہ بیوقوفی سے کوئی اور نتیجہ نکالے اور کہے میں بھی اپنے بھائی کے برابر لینا چاہتا ہوں تو ہر کوئی اسے ملامت کرے گا۔ پس جو سلوک

مصلحت وقت اور تربیت حالیہ

کے ماتحت ہو وہ جائز ہے اور قابل قبول اور جو سلوک امتیازی ہو وہ ناجائز ہے اور ناقابل قبول اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی باقی اولاد کو محروم الارث کرتے ہوئے ایک کے نام ہبہ کر جائے تو یہ بالکل ناجائز ہوگا کیونکہ اس سے بھائیوں کے آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں اور محبت کا فقدان ہوتا ہے۔ پھر یہ بات بھی قاضیوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ بعض لوگ ہبہ کرنے میں دھوکہ بھی کر لیتے ہیں اور وہ اس طرح کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے فلاں بیٹے سے اتنا قرض لیا ہے اس کو ہماری جائداد سے یہ رقم ملنی چاہیئے اور باقی جائداد تقسیم ہونی چاہیئے حالانکہ

اصل بات صرف یہ ہوتی ہے

کہ وہ اسکے ساتھ امتیازی سلوک کرنا چاہتے ہیں اور قرض کی آڑ میں اپنے دھوکے کو چھپانا چاہتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم ایسے شخص کو کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمارے فیصلوں کا انحصار ظاہر پر ہوتا ہے ہمیں بہرحال گواہوں پر یا قسم پر اعتبار کرنا پڑتا ہے مگر

یاد رکھنا چاہیئے

کہ اس قسم کا دھوکا کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ بے شک وہ قاضی

کو تو دھوکہ دے سکے گا اور اس طرح اسکے ہاتھ کاٹ لے گا۔ یعنی فیصلہ اپنے حق میں لے لیگا۔ لیکن خدا کے سامنے وہ گنہگار ہوگا۔ پس ان معاملات میں مومن کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ شریعت کی حکمتوں کو مدنظر رکھے۔
ہاں

بعض مشکلات ایسی بھی پیش آجاتی ہیں

جن کا حل آسان نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص غلطی سے اپنے کسی بیٹے کے نام ہبہ کر دیتا ہے اور جس کے نام ہبہ کیا گیا ہے وہ پیشتر اسکے کہ معاملہ قاضی کے سامنے پیش ہو جائداد کو خرچ کر دیتا ہے تو قاضی کو چاہیئے کہ وہ پوری چھان بین کے بعد اس کا فیصلہ سنائے اگر تو وہ شخص واقعی جائداد بیچ کر کھا چکا ہو اور اس بات کے شواہد اور قرائن موجود ہوں۔ تو اس میں قاضی مجبور ہوگا لیکن

اگر قاضی کو یہ معلوم ہو جائے

کہ ابھی اس نے جائداد کا کچھ حصہ استعمال کیا ہے اور کچھ حصہ اسکے پاس باقی ہے تو فیصلہ کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھے کہ کسی کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر نہ ڈالا جائے۔ اسی طرح قاضی کا یہ فرض بھی ہوگا کہ اس بات کو دیکھے کہ ہبہ کنندہ نے واقعی ناواقفی سے ہبہ کیا ہے یا

جان بوجھ کر امتیازی سلوک

کیا ہے اور اگر موہوب الیہ نے ناواقفی سے جائداد کا کچھ حصہ کھایا ہے یا عمداً خرد برد کر دیا ہے چونکہ قضاء کا مسئلہ نہایت نازک ہے اسلئے قاضی کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں وہ اچھی طرح چھان بین کرے اور اگر کھانے والے نے غلطی سے کچھ حصہ کھا لیا ہے تو اتنی جائداد جتنی کھائی جا چکی ہو اسکو نکال کر بقیہ پر تقسیم کا حکم دے دے یہی چیز قضاء کو اعلیٰ مرتبہ پر لے جا سکتی ہے اور اسی وجہ سے

اسلام کے ابتدائی زمانہ میں

قضاء کے لئے ایسے لوگوں کو مقرر کیا جاتا تھا جو عالم و فاضل ہونے کے علاوہ اعلیٰ دماغ کے مالک ہوتے تھے اور ہر معاملہ کی باریکیوں اور حکمتوں کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے مفتی اور قاضی میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اسی لئے فقہا نے کہا ہے کہ قاضی مفتی کے فیصلہ کا پابند نہیں ہو سکتا وہ چاہے تو اسے رد کر سکتا ہے مثلاً حنفی اور شافعی ائمہ نے الگ الگ فتاویٰ دیئے ہیں اب اگر قاضی یہ سمجھتا ہے کہ احناف کا فتویٰ درست ہے تو وہ

شافعی مفتی کا فتویٰ

رد کر سکتا ہے اور اگر شافعی مفتی کے فتویٰ کو درست سمجھتا ہے تو حنفی مفتی کے فتوے کو رد کر سکتا ہے۔ کیونکہ قاضی کا منصب ہے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھے کہ تقویٰ انصاف عدل اور رحم کو کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے ہماری جماعت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام فرقوں سے باہر ہے۔ اور ساری جماعت متحد اور متفق ہے

ہمارے لئے تو ایک ہی چیز ہے

اور وہ یہ کہ ہم قرآن اور حدیث کو اپنے سامنے رکھیں۔ کوئی کہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کہاں گئے۔ سو یاد رہے کہ وہ قرآن اور حدیث میں شامل ہیں اس سے الگ نہیں۔ بہرحال ہمارے مذہب کی رو سے ایسے فیصلے ہونے چاہئیں جو تقویٰ اور دیانت کو قائم کرنے والے ہوں۔ اگر قضاء ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرے گی تو جھگڑے بھی ختم ہو جائیں گے اور قضاء لوگوں کے لئے

تربیت کا مدرسہ

بھی بن جائے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دفعہ ایک مقدمہ پیش ہوا اور آپ نے ظاہری قرائن کی بناء پر قسم کھانے والے کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ اس پر جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے آپؐ نے فرمایا اگر اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو یہ اس کی گردن پر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ دیکھو اگر میں کوئی ایسا فیصلہ کر بیٹھوں جو واقعات کے خلاف ہو اور جس کے حق میں میں نے فیصلہ دیا ہو وہ سمجھتا ہو کہ یہ حق مجھے نہیں پہنچتا تو اسے چاہیئے کہ حق بحقدار رسید والا معاملہ کرے ورنہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا اور اس کو میرا فیصلہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچا نہ سکے گا۔ پس قاضی جو فیصلہ دیتا ہے وہ ظاہری قرائن کے مطابق دیتا ہے اور یہی وہ کر بھی سکتا ہے۔

پرانے زمانہ میں

کسی بزرگ کو قاضی مقرر کیا گیا۔ جب اس کے دوستوں نے سنا کہ وہ اس عہدہ پر فائز ہوئے ہیں تو وہ ان کو مبارکباد دینے کے لئے گئے مگر جب وہ لوگ بزرگ کے گھر پہنچے تو یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ دوستوں نے کہا ہم تو آپ کو مبارکباد دینے آئے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی رونے کا موقعہ ہے

یہ تو خوشی کا موقعہ ہے

کہ خدا نے آپ کو ایک اعلیٰ عہدے پر مقرر کیا ہے۔ بزرگ نے جواب دیا اس میں خوشی کا کونسا مقام ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں میں اس تقرر پر جتنا بھی غم کروں کم ہے کیونکہ ایک مقدمہ میرے سامنے پیش ہوگا۔ اس میں مدعی بھی جانتا ہوگا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور مدعا علیہ بھی جانتا ہوگا کہ

اصل حقیقت کیا ہے

مثلاً مدعی جانتا ہوگا کہ میں نے مدعا علیہ سے دس روپے لینے ہیں یا نہیں لینے۔ اسی طرح مدعا علیہ بھی جانتا ہوگا کہ میں نے مدعی کے دس روپے دینے ہیں یا نہیں دینے۔ ان دونو جاننے والوں کا فیصلہ میں نہ جاننے والا کروں گا۔ گویا دو سجاکھوں کی راہنمائی ایک اندھا کرے گا۔ اب تم ہی بتاؤ اس میں خوشی کا کونسا مقام ہے۔ ممکن ہے کہ میں کسی مقدمہ میں پوری طرح احتیاط نہ کر سکوں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا جاؤں پس میں تو اس عہدہ کو انعام نہیں بلکہ ابتلا سمجھتا ہوں۔ پس

قاضی کا مقام

نہایت نازک ہوتا ہے۔ اس لئے پوری چھان بین کے بعد فیصلہ کرنا چاہیئے اور ہماری قضاء کے فیصلے اس قسم کے ہونے چاہئیں کہ ہر شخص دیکھ کر کہہ سکے کہ انہوں نے رحم عدل اور انصاف کو قائم کر دیا ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد ایک دوست نے سوال کیا کہ عاق کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اور اگر جائز ہے تو کس صورت میں؟ حضور نے فرمایا:۔

عاق کرنا جائز ہے لیکن اس کی بنیاد ایسے امور پر ہونی چاہیئے جن میں شریعت بچے کو عاق کرنا جائز قرار دیتی ہو۔ مثلاً اگر کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ میرا بیٹا چوری شراب نوشی اور جوئے بازی کرتا ہے اور کنچنیوں وغیرہ پر روپیہ ضائع کر رہا ہے اور اس کی تمام حرکات مذہب اور سوسائٹی کے اصول کے خلاف ہیں تو وہ اس کو عاق کر سکتا ہے

مگر میرے نزدیک وہ شخص جس کو عاق کر دیا گیا ہو وہ اگر

قضاء میں دعویٰ دائر کر دے

اور کہے کہ میرے باپ نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف مجھے جائداد سے محروم کرنے کے لئے کیا ہے تو قاضی کا فرض ہوگا کہ وہ اس معاملے کے متعلق پوری تحقیق کرے کہ آیا وہ واقعی شرعی وجوہ کی بناء پر اسے عاق کیا گیا ہے یا محض جائداد سے محروم کرنے کے لئے ایک بہانہ تراشا گیا ہے

اگر قاضی کو یہ معلوم ہو جائے کہ باپ نے جو وجوہ اسکے عاق کرنے کے لئے پیش کی ہیں وہ ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے قومی مفاد کو نقصان پہنچتا ہے یا کسی فتنہ کا خطرہ ہے۔ تو باپ کے حق میں فیصلہ دے اور اگر وہ سمجھے کہ یہ صرف بہانہ بنایا گیا ہے اور کوئی معقول وجہ پیش نہیں ہوئی تو رد کر دے۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے

کہ وہ کسی کے کہنے پر اپنے کسی بیٹے کو عاق کر دیتے ہیں۔ یہ طریق صحیح نہیں ہے اگر تو وہ لڑکا واقعی اس قسم کے فواحش کا ارتکاب کرتا ہے جو میں نے اوپر بیان کی ہیں تو عاق جائز سمجھا جائے گا ورنہ ناجائز۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا کوئی عورت اپنا سارا مہر اپنے بچوں کو دے سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا:۔

یہ تو جائیداد جیسا معاملہ ہے۔ مثلاً اگر ماں یہ کہتی ہے کہ میں نے پہلے اپنے بڑے بچوں پر کافی خرچ کر لیا ہے۔ اب یہ چھوٹے بچے رہ گئے ہیں۔ اس لئے میں ان کو مہر دینا چاہتی ہوں۔ تو اگر اس کے باقی لڑکے راضی ہوں تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ اور اگر دوسروں کو یہ بات بری لگے تو ناجائز ہے۔

درخواست دعا

برادرم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر اپنے تین بچوں اور عزیزوں کے ہمراہ ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ تھے سیشن کورٹ سے ان کے ایک لڑکے عزیزم رحمت اللہ صاحب کو چودہ سال کی سزا ہوئی ہے اور باقی سب رہا ہو گئے ہیں۔ چوہدری صاحب نے اپنے بچے کی رہائی کے لئے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی۔ اور سرکار کی طرف سے ان سب کے خلاف نگرانی کروائی گئی۔ جس کے باعث انہیں پھر قید و بند کے مصائب جھیلنے پڑے۔

ایک خط کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مورخہ [illegible] کو ہائیکورٹ نے ان سب عزیزوں کو باعزت طور پر بری کر دیا ہے۔ الحمدللہ رب العلمین۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کرے اور ان کے لئے اپنے فضل کے سامان پیدا کرے اور دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ناصر الدین
وکالت زراعت۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

سالانہ مختصر رپورٹ۔ خدمت خلق کے کام کے اعداد و شمار۔ بزرگان سلسلہ کی اہم تقاریر

پہلے دن کا افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو پونے تین بجے سہ پہر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے ملحقہ میدان میں خدام الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جبکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے تشریف لاکر اپنے نہائت روح پرور خطاب کے ذریعہ سے اجتماع کا افتتاح فرمایا اس افتتاحی خطاب کا خلاصہ ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔

مختصر سالانہ رپورٹ

حضرت میاں صاحب مدظلہ کے خطاب سے قبل صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سید داؤد احمد صاحب نے مجلس کی سالانہ کارگزاری کی مختصر رپورٹ پڑھکر سنائی رپورٹ کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ مکمل اور تفصیلی سالانہ رپورٹ تو جلسہ سالانہ پر شائع ہوگی اسوقت صرف طائرانہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ جو نقائص رہ گئے ہیں ان پر اجتماع کے دوران مشورہ کرکے غور کیا جا سکے اور آئندہ سال کے کام کے پروگرام کو وسیع کیا جائے۔

رپورٹ کے بعض اہم حصوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

انتخابات

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ امسال مجالس خدام الاحمدیہ کی کل تعداد ۵۱۶ ہے گزشتہ سال ۱۵ ستمبر کو نئے انتخابات کے لئے لکھا گیا تھا جس کے نتیجے میں ۱۵۲ مجالس میں انتخاب ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مقررہ وقت پر ہر مجلس میں انتخاب ہو جایا کرے تاکہ صحیح طریق پر کام ہو سکے۔

دستور اساسی

آپ نے بتایا کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق دستور اساسی پر نظر ثانی کی جا چکی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ۱۲ جون ۱۹۶۱ء سے جاری ہو چکا ہے۔

چندہ تعمیر ہال

اسکا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ایک لمبے عرصہ کی تحریک کے باوجود ابھی تک مطلوبہ رقم فراہم نہیں کی جا سکی۔ اب نقشہ تیار کرایا جا رہا ہے امید ہے کہ جلد ہی تعمیر شروع ہو جائے گی مجالس کو چاہیئے کہ جو رقم ان کے ذمے لگائی گئی ہے۔ وہ جلد تر فراہم کرنے کی کوشش کریں تاکہ کام میں مزید روک پیدا نہ ہو۔

ماہوار رپورٹیں

آپ نے بیرونی مجالس کی طرف سے آمدہ ماہوار رپورٹوں کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ بہت سی مجالس باقاعدگی کے ساتھ اپنی کارگزاری کی رپورٹیں نہیں بھجواتیں حالانکہ یہ ایک بہت ضروری کام ہے جس کی طرف توجہ کی خاص ضرورت ہے۔

سالانہ اجتماعات

آپ نے راولپنڈی ڈویژن۔ حیدرآباد ڈویژن۔ پشاور ڈویژن۔ اور خیرپور ڈویژن کے سالانہ اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر باقی علاقے اور اضلاع کے خدام بھی الگ اجتماعات منعقد کیا کریں تو یقیناً یہ امر تربیت اور بیداری کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوگا

آپ نے شعبہ مال کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے ان مجالس کے نام پڑھکر سنائے جنہوں نے اپنا مقرر کردہ حصہ سو فیصدی ادا کیا یا اس کے لئے خاص کوشش کی۔ اور پھر باقی مجالس کو بھی توجہ دلائی کہ وہ بھی اس کے لئے خاص کوشش کریں۔

آپ نے شعبہ تعلیم۔ صنعت و تجارت اصلاح و ارشاد۔ تحریک جدید۔ وقف جدید اور شعبہ تجنید کے سلسلہ میں بتایا کہ دوران سال ان شعبوں میں کیا کام کیا گیا۔

خدمت خلق کے کام کے اعداد و شمار

شعبہ خدمت خلق کے کام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کس طرح بلا امتیاز مذہب و ملت خلق خدا کی بے لوث خدمت کرنے کی کوشش کی گئی اس سلسلے میں آپ نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال ۳۲۸۱۰ روپے نقد امداد کے طور پر تقسیم کئے گئے۔ ۶۷۷۰ افراد کی مفت طبی امداد کی گئی۔ ۵۵ من ۲۵ سیر آٹا جمع کرکے مستحقین میں تقسیم کیا گیا ۳۵۲۲ افراد میں پارچات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان تقسیم کیا گیا۔

آپ نے تربیتی کلاسوں کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال دس مقامات پر یہ کلاسیں منعقد ہوئیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت کے میدان میں بہت ہی مفید اور مبارک ثابت ہوئیں۔ آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ سال ہر ڈویژن کم از کم ایک پندرہ روزہ کلاس ضرور منعقد کرے گی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے خطاب کے بعد جسے خدام نے نہائت توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا۔ پروگرام کے مطابق سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا ورزشی مقابلوں کے سلسلے میں خدام نے رسہ کشی اور والی بال میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

اجتماع کا دوسرا دن

۲۱ اکتوبر آج خدام الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کا دوسرا روز تھا۔ رات دیر تک شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے اجلاسوں کے باوجود علی الصبح خدام مقام اجتماع میں نماز تہجد ادا کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے چنانچہ پروگرام کے مطابق نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی نماز فجر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے درس قرآن مجید دیا اور پھر پروگرام کے مطابق مختلف دینی تربیتی علمی اور ورزشی مقابلے شروع ہوئے جن میں خدام بڑھ چڑھکر حصہ لیتے رہے۔ معلومات عامہ کا مقابلہ جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ خاص طور پر بہت ہی دلچسپ تھا۔ اور خدام کثرت سے اس میں شامل ہوئے۔ منصفی کے فرائض محترم سید داؤد احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور سید محمود احمد صاحب ناصر نے سرانجام دیئے۔

شام کے وقت فٹ بال والی بال اور کبڈی کے مقابلہ جات ہوئے رات کو علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کا پروگرام بھی خاصہ دلچسپ رہا۔

بزرگان سلسلہ کی تقاریر

نماز عشاء کے بعد تلقین عمل کا پروگرام تھا۔ جو اس اجتماع میں اپنی افادیت کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے اس پروگرام میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولینا ابو العطاء صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے اور سید حضرت اللہ پاشا صاحب نے حصہ لیا اور خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں انکے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی نہائت پر اثر اور بصیرت افروز تقریر میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ موجودہ زمانہ میں دہریت اور شرک کے جو فتنے نمودار ہو رہے ہیں خدام کو ان کا مقابلہ کرنے اور انکے اثرات کو زائل کرنیکی کوشش کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام اور توحید کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا کردیں اور اس سلسلہ میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں۔

خدام سے محترم سید داؤد احمد صاحب کا اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ علالت کی وجہ سے اجتماع میں تشریف نہیں لا سکے ہیں جس کا ہم میں سے ہر ایک کو بہت قلق ہے۔ آپ سب جانتے ہیں اور اس بات کے گواہ ہیں کہ گذشتہ سالوں میں جب حضور اجتماع میں تشریف لاکر ہمیں زندگی بخش ارشادات سے نوازتے تھے تو سارے اجتماع کو چار چاند لگ جاتے تھے اور زندگی کی ایک نئی رو اور کام کا ایک نیا ولولہ ہم میں پیدا ہو جاتا تھا حضور کی علالت کے باعث ہم حضور کے تازہ بتازہ ارشادات اور زریں ہدایات سے محروم ہیں لیکن حضور نے گذشتہ سالوں میں ہمیں جو بے شمار نصائح فرمائی ہیں اور جیسے جیسے بیش قیمت ارشادات و ہدایات سے نوازا ہے اگر ہم ان پر غور کریں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تو وہ ارشادات آج بھی ہم میں عمل کی ایک نئی قوت پیدا کر سکتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور کے ان ارشادات کو اپنے سینوں میں تازہ رکھیں ان پر بار بار غور کرتے رہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش میں ہر آن مصروف رہیں اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ مبارک گھڑی آن پہنچے کہ ہم حضور کے تازہ بتازہ ارشادات اور ہدایات سے پھر پہلے ہی کی طرح شادکام ہوں۔ حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کے لئے پوری پوری جد و جہد کرنا اور حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام اور درد کیساتھ دعائیں کرنا ہم سب خدام کا اولین فرض ہے۔

آخر میں آپنے فرمایا میں پھر یہی کہوں گا کہ اجتماع کے ظاہری اختتام کے ساتھ کام کو ختم نہ سمجھیں بلکہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ کام جاری ہے اور یہ سارا سال جاری رہیگا یہاں تک کہ اگلا اجتماع آجائے۔ اللہ تعالیٰ اسی روح اور جذبے کیساتھ ہمیں کام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے تا اجتماع کی برکات کا سلسلہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا جائے۔

اسکے بعد آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس سے فارغ ہونے کے بعد آپنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر خدام کو رخصت کیا۔

خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن

چوتھا کامیاب سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا چوتھا سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی) میں منعقد ہوا جو ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ انتظامات کے لئے مکرم صوفی رحیم بخش صاحب قائد علاقائی نے ضروری نظامتوں کی تشکیل کر دی تھی۔ چنانچہ ناظم اعلیٰ چوہدری عبداللہ خانصاحب اور ناظم اجتماع چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی قائد ضلع راولپنڈی مقرر کئے گئے۔ دیگر نظامتیں مجلس مقامی کے ممتاز اراکین کارکنوں کے سپرد تھیں۔ جنہوں نے اپنے نائبین کے تعاون سے نہایت محنت و خلوص سے یہ خدمت سرانجام دی اور مجلس مقامی کے خدام نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں ان کا پورا پورا ہاتھ بٹایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

پہلا دن - ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء کو نماز عصر کے بعد مقامی امیر جناب میاں محمود احمد صاحب دہلوی کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی روح پرور افتتاحی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ بعدہٗ چوہدری مبارک احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص اس اجتماع کے لئے بھجوایا تھا۔ پیغام کے بعد جناب صدر میاں محمود احمد صاحب اور جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب نے خدام کو اپنی قیمتی اور زریں ہدایات سے نوازا۔ اس افتتاحی پروگرام کے بعد خدام نے پرچہ ذہانت دیا۔ پھر شوریٰ کا اجلاس ہوا اور دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

نماز مغرب وعشاء اور کھانا کھانے کے بعد ٹیپ ریکارڈ پر تقاریر کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ سب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "ربوبیت خالق" کے موضوع کی معرکۃ الآراء تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ جس نے حاضرین پر سوز و رقت کی ایک خاص کیفیت طاری کر دی۔ اس موقعہ پر حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کی گئی۔ اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک ایمان افروز تقریر کا ریکارڈ پیش کیا گیا۔ جو آپ نے "در منثور" کے عنوان پر گزشتہ جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ بعد ازاں تلاوت قرآن و حدیث سے متعلق مقابلے ہوئے۔ جو تقریباً ۱۲½ بجے شب تک جاری رہے۔

دوسرا دن - پروگرام کے مطابق ۳½ بجے بیداری ہوئی اور خدام اور کئی اطفال نے باجماعت نماز تہجد پڑھی۔ نماز فجر اور درس قرآن کے بعد مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر ناشتہ کے بعد معلومات عامہ و مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے مقابلوں کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے۔ بعدہٗ شوریٰ کی بقیہ کارروائی مکمل ہوئی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی "سیرت طیبہ" کے موضوع پر مشتمل تقریر کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ جس سے حاضرین جن میں بعض غیر از جماعت بھی تھے بہت محظوظ ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کی تقریر کے بعد "ماضی کے پرستار مستقبل کے معمار نہیں ہو سکتے" کے عنوان پر ایک دلچسپ بحث بھی ہوئی۔

تیسرا اور آخری اجلاس مرکز کے نمائندہ محترم سید جواد علی صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد رشید احمد صاحب بھٹی۔ ملک عبدالباسط صاحب، سید محمد ہارون صاحب قریشی محمد اسحٰق صاحب اور محمد سلیم صاحب نے علی الترتیب راولپنڈی۔ گجرات، جہلم۔ واہ کینٹ اور کھاریاں کی مجالس کی کارگذاری پڑھ کر سنائی۔ اس پروگرام کے بعد مکرم سید جواد علی صاحب نے اوّل اور دوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے اور اپنے صدارتی اور الوداعی خطاب میں خدام کو توجہ دلائی کہ ہمارے تمام پروگرام۔ تعلیم و تربیت۔ خلافت و مرکزیت اور محکم ایمان کے گرد گھومنے چاہئیں۔

آپ کے بعد محترم قائد صاحب علاقائی نے نمائندہ مرکزیہ، مربیان سلسلہ اور اجتماع میں شامل ہونے والے جملہ خدام و انصار کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ کامیاب اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدام!

سال رواں کے گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ کیا آپ نے خدام الاحمدیہ کے تمام چندوں کا بجٹ پورا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو ادائیگی کی فکر کریں تا آپ بقایا دار شمار نہ ہوں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کے اعلانات

اطاعت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم با امن زندگی بسر کریں۔ اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے۔ اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں۔ تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں۔ کیا اسلام کی یہ تعلیم ہو سکتی ہے۔ کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں۔ اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اس پر آگ برسائیں اور جو ہمیں روٹی دے اس پر پتھر ماریں ایسے انسان سے اور کون زیادہ بدذات ہو گا۔ جو احسان کرنے والے کے ساتھ بدی کا خیال بھی دل میں لاوے"

(شہادۃ القرآن ص ۸۱-۸۲)

سچائی حضرت امیر المومنین مصلح الموعودؓ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"راستیاں اور سچائیاں نہ بدلنے والی چیزیں ہیں۔ ہاں بعد میں لوگ ان میں بعض چیزیں ملا بھی دیتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ بعد میں ملی ہوئی باتیں دور ہو جاتی ہیں۔ پس صداقت ایک بنیادی چیز ہے اور اس میں سے کئی اخلاق نکلتے ہیں"

(خطبہ ۱۴-۳-۵۲)

نماز باجماعت حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر میں ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھونگا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

اسلامی شعار - پردہ حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں۔ تنبیہ کرتا ہوں۔ اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔"

(خطبہ ۶-۶-۵۸)

حقہ نوشی مورخہ ۲۹-۵-۱۸۹۸ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی۔ کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھہ اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ **حقہ کا ترک اچھا ہے منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم نے اسکے متعلق ایک شعر بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی ہے۔**

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۵)

ہر رکن کو سالانہ اجتماع میں شمولیت کی تحریک کی جائے

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں شوریٰ کے نمائندگان ہی نہیں۔ دیگر اراکین بھی انشاء اللہ کثرت سے شریک ہوں گے زعماء/ زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ و دیگر عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ ہر رکن کو اجتماع میں شریک ہونے کی پرزور تحریک فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نفس کی تربیت ماہنامہ انصار اللہ کے بیشتر مضامین خدام و انصار کی تربیت کے لئے خدا کے فضل سے بیحد مفید ہوتے ہیں احباب سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم اس کی اشاعت بڑھانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

واللہ خیر الرازقین

"یہ مت خیال کرو۔ کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے۔ اور دین کیلئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا بلکہ یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگ گئیں" (الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا خاکسار کی بیوی سات آٹھ دن سے بعارضہ تشنج سخت بیمار ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں

(رشید احمد دار الیمن ربوہ)

الفضل کیلئے دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جب الفضل کا اجراء فرمایا۔ تو حضور نے بارگاہِ الٰہی میں الفضل کی بہتری اور بہبودی کے لئے جو پُردرد دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ:۔

"اَے میرے مولا اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ مَیں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔"

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مرزا بشیر احمد صاحب ولد مرزا عبداللطیف صاحب درویش قادیان کو اجتماع میں کبڈی کھیلتے ہوئے ٹانگ میں چوٹ آگئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ شفائے کامل و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(خواجہ منظور احمد محلہ دارالیمن ربوہ)

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

درخواست دعا: خاکسار اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملنے ہندوستان جا رہا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس سفر کو ہر لحاظ سے مفید بنائے (۲) بعض احباب دفتری امور سے متعلق میرے نام پر بھی چٹھیاں لکھدیا کرتے تھے خاکسار کی عدم موجودگی میں اگر ایسی کوئی چٹھی میرے نام ارسال کی گئی تو اس کی تعمیل نہ ہوسکیگی۔ اسلئے براہ مہربانی کوئی چٹھی خاکسار کے نام نہ ارسال کی جائے بلکہ مینیجر الفضل لکھدینا ہی کافی ہوگا۔ انشاء اللہ احباب کے ہر ارشاد کی تعمیل جلد از جلد کردی جائے گی۔
(خاکسار عبداللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان
ایک پختہ مکان محلہ فیکٹری ایریا ربوہ میں قابل فروخت ہے زمین کا رقبہ دس مرلے ہے۔ اور دو کمرے اور باورچی خانہ وغیرہ پر مشتمل ہے صحن میں نلکا موجود ہے نیز اردگرد پختہ چاردیواری ہے۔ مکان بولب سڑک واقعہ ہے۔ اور مسجد کے قریب ہے۔
خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت یا بالمشافہ بات کریں۔
م۔ الف معرفت عبدالکریم صاحب
مالک کیفے فردوس گولبازار ربوہ

زرعی اراضی برائے ٹھیکہ
تحریک جدید اور حضرت اقدس کی اراضیات موسومہ بشیر آباد اسٹیٹس سے ملحق تعلقہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد میں تقریباً چار صد ایکڑ رقبہ متاجری پر دینا ہے۔ تمام رقبہ پنجابی کسانوں کے زیر کاشت ہے اور اس میں کپاس۔ گندم۔ گنا وغیرہ سب فصلیں کاشت ہوتی ہیں۔ خواہشمند فوراً خان ضیاء الحق خاں معرفت حق برادرز منصفی روڈ کوئٹہ سے تصفیہ کریں۔
خاکسار عبدالرحمان خان
ایجنٹ اخبار الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴